

# معراج جسمانی تھی یا روحانی؟

مفتی ابوصالح محمد قاسم عطار

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ (1) شب معراج کو سرکار علیہ السلوٰۃ والسلام کی معراج جسمانی تھی یا روحانی؟ (2) اگر کوئی جسمانی معراج کا انکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ (سائل: محمد عدیل رضا قادری، پنڈی گھیب، اٹک)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) حضور علیہ السلوٰۃ والسلام کو بیداری کی حالت میں جسمانی معراج نصیب ہوئی، اس پہ قرآنی آیت و صحیح احادیث دال ہیں، نیز جمہور صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، فقہاء، محدثین اور متکلمین کا مذہب اور اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْمٰیْ یَعْبُدُہٗ لَیْلًا وَّ نَہَارًا ۚ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بُرِئَ کُنَّا حَوْلَہٗ لِلْاُیْرِیَہٗ مِنْ اٰیَتِنَا ۚ اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱﴾ ترجمہ کنز العرفان: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کروائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ (پ 15، بنی اسرائیل: 1)

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر خازن، جلالین اور حاشیہ صاوی میں ہے: ”والحق الذی علیہ اکثر الناس ومعظم السلف وعامة الخلف من المتأخرین من الفقہاء والمحدثین والمتکلمین انہ اسمی بروحہ وجسدہ صلی اللہ علیہ وسلم، ویدل علیہ قولہ سبحانہ وتعالیٰ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْمٰیْ یَعْبُدُہٗ لَیْلًا﴾ ولفظ العبد عبارة عن مجموع الروح والجسد، والحديث الصحيحة التي تقدمت تدل على صحة هذا القول“

ترجمہ: حق وہی ہے جس پر کثیر لوگ، اکابر علماء اور متاخرین میں سے عام فقہاء، محدثین اور متکلمین ہیں کہ حضور علیہ السلام نے جسم اور روح مبارک کے ساتھ سیر فرمائی، اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا، کیونکہ لفظ عبد روح اور جسم دونوں کے مجموعے کا نام ہے، یونہی (ما قبل) ذکر کردہ حدیث صحیح بھی اس قول کی صحت پر دلالت کرتی ہے۔

(تفسیر خازن، پ 15، تحت الآیہ: 1، 3/158)

نیم الریاض میں ہے: ”(انہ اسماء بالجسد والروح فی القصة کلھا) ای فی قصة الاسماء الی المسجد الاقصى والسہوات، (وعلیہ تدل الآیة) الدالة علی شطرها صریحاً (وصحیح الاخبار) المشہورة المستفیضة الدالة علی عروجه صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء، والاحادیث الاحاد الدالة علی دخوله الجنة ووصوله الی العرش او طرف العالم کما سیأتی وکل ذلك بجسدہ لایقظة“

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے واقعہ معراج میں یعنی مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک جسم و روح مبارک کے ساتھ سیر فرمائی، جس کے ایک حصے پہ آیت کریمہ واضح طور پہ دلالت کرتی ہے اور آسمانوں تک کی سیر پر حدیث مشہور مستفیض دلالت کرتی ہے، نیز جنت میں داخل ہونے، عرش پہ جانے یا عالم کے اس کنارے جانے پہ خبر واحد دلالت کرتی ہے، جیسے کہ آگے آئے گا، اور یہ سب بیداری میں جسم مبارک کے ساتھ تھا۔ (نیم الریاض، 3/103)

مکتوباتِ امام ربانی و فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”معراج شریف یقیناً قطعاً اسی جسم مبارک کے ساتھ ہوئی نہ کہ فقط روحانی، جو ان کی عطا سے ان کے غلاموں کو بھی ہوتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿سُبْحَنَ الَّذِیْ اَسْمَیْ بِعَبْدِہٖ لَیْلًا﴾ (یعنی) پاکی ہے اسے جورات میں لے گیا اپنے بندہ کو، یہ نہ فرمایا کہ لے گیا اپنے بندہ کی روح کو۔“ (فتاویٰ رضویہ، 15/74)

مقالات کاظمی میں ہے: ”جمہور علماء، صحابہ، تابعین و تبع تابعین اور ان کے بعد محدثین و فقہاء اور متکلمین سب کا مذہب یہ ہے کہ اسراء اور معراج دونوں بحالتِ بیداری اور جسمانی ہیں اور یہی حق ہے۔“ (مقالات کاظمی، 1/114)

(2) معراج شریف کا مطلقاً انکار کفر ہے، کیونکہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی معراج قطعی اور کتاب اللہ سے ثابت ہے، البتہ جو معراج کو تسلیم کرے لیکن فقط روحانی کا قائل ہو تو وہ خطا پر ہے، اور فی زمانہ اس کا انکار نہیں کرتے مگر بد مذہب و گمراہ لوگ۔

معراج کا مطلقاً انکار کفر ہے، چنانچہ شرح عقائدِ نسفیہ پھر نبراس میں ہے: ”فالاسراء هو من المسجد الحرام الى البيت المقدس قطعی ای یقینی ثبت بالکتاب ای القرآن و یکفر منکرہ۔ الخ“ ترجمہ: مسجد حرام سے بیت المقدس تک کی سیر قطعی یقینی اور کتاب اللہ سے ثابت ہے اور اس کا منکر کفر ہے۔“ (النبراس، ص 295)

نیم الریاض میں ہے: ”(ذهب معظم السلف و السلیین) عطف للعامة علی الخاص، وفيه اشارة الى ان خلافه لا ینبغی لمسلم اعتقاده (الی انه اسراء بالجسد) مع الروح (وفی الیقظة)“ ترجمہ: (اکابر علماء و مسلمین اس طرف گئے ہیں) یہ عام کا خاص پر عطف ہے اور اکابر علماء و مسلمین کہنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا، (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ بیداری میں جسم اور روح مبارک کے ساتھ سیر فرمائی)۔ (نیم الریاض، 3/99)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”ان عظیم وقائع نے معراج مبارک کا جسمانی ہونا بھی آفتاب سے زیادہ واضح کر دیا، اگر وہ کوئی روحانی سیر یا خواب تھا تو اس پر تعجب کیا؟ زید و عمرو خواب میں حرمین شریفین تک ہو آتے ہیں، اور پھر صبح اپنے بستر پر ہیں۔ رویا کے لفظ سے استدلال کرنا اور ﴿اِلَّا فِشْنَةَ النَّاسِ﴾ نہ دیکھنا صریح خطا ہے۔ رویا بمعنی رویت آتا ہے۔ اور فتنہ و آزمائش بیداری ہی میں ہے نہ کہ خواب میں، ولہذا ارشاد ہوا: ﴿سُبْحَنَ الَّذِیْ اَسْمَیْ بِعَبْدِہٖ﴾ (یعنی) پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو لے گیا۔“

(فتاویٰ رضویہ، 29/635)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

